خطبات خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD 128

Track - 2

17:00

''آدمی اور انسان میں فرق (سالگرہ پر خطاب)''

... بسم اللہ

عزیزان گرامی قدر، محترم دوستوں اور بزرگوآج سترہ اکتوبر ہے ۔ اور میرے والد صاحب حاجی انیس احمد انصاری کے ارشاد کے مطابق سترہ اکتوبر پیرکے روز صبح فجر کی اذان کے وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے عالم ارواح سے یہاں عالم ناسوت میں بھیجا۔۔۔ میری پیدائش کوئی عجوبہ بات نہیں ہے۔۔جب سے یہ دنیا قائم ہے اس وقت سے پیدائش حیات اور ممات کا سلسلہ جاری ہے۔۔سب سے پہلے زمین پر حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔نوع انسانی میں حضرت حوا کی پیدائش ہوئی۔اور اس کے بعد یہ سلسلہ جاری و ساری رہا۔حضرت آدم علیہ السلام کی نسبت سے آدم و حوا کی اولاد کو آدمی کہا گیا ہے۔۔جب ہم آدمی اور انسان کا تجزیہ کرتے ہیںتو یہ نظر آتا ہے کہ آدمی میں اور زمین پر آباد اور پھیلی ہوئی دوسری مخلوق میں کوئی فرق نہیں ہے۔۔زمین پر موجود جتنی بھی مخلوقات ہیںسب حواس رکھتی ہیں۔سب کے اندر تقاضے ہیں۔ پیار و محبت کے تقاضے ، نفرت کے تقاضے اور نسل کشی کے تقاضے۔۔ بھوک پیاس کے تقاضے، غمگین اور خوش رہنے کے تقاضے۔۔اگر انسان کی زندگی کو تقاضوں تک محدود کیا جائے تو آدمی میں اور زمین پر موجود کسی بھی مخلوق کے کسی بھی فرد میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔جس طرح انسان حیات و ممات کے سلسلے میں جکڑا ہوا ہے اور اس کی حیات کی بقا کے لئے نسل در نسل اولاد پیدا ہورہی ہے اسی طرح گائے، بھینس، بیل، اونٹ بھی نسل کشی کے سلسلے میں بند ہیں۔۔ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ آدمی کی فضیلت اس بات میں ہے کہ اس کے بچے ہوتے ہیں۔ آدمی کی فضیلت اس بات میں ہے کہ اسے بھوک لگتی ہے، پیاس لگتی ہے ، بیمار ہوتا ہے،صحتمند ہوجاتا ہے، گھر بناتا ہے۔ یا آدمی کے اندر عقل ہے ، دوسرے حیوانات میں عقل نہیں ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔جس طرح ایک طوطے کی اولاد کو ہم طوطا کہتے ہیں اسی طرح آدم کی اولاد کو ہم آدمی کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے جب قرآن پاک میں تعارف کرایا تو ایک طرف اللہ تعالیٰ آدم کا تعارف آدمی سے کراتا ہے۔ اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ آدم کا تعارف انسان سے کراتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ آدم کا تذکرہ کرتے ہیں تو فرماتے ہیںایک پھٹکی سے بنا ہوا آدمی ہے۔یا یوں کہئے کہ ایک بدبودار ناپاک سیال سے بنا ہوا ایک آدمی ہے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ انسان کا تذکرہ کرتے ہیں تو فرماتے ہیں ... لقد احسن الخالقین ... کہ اللہ تعالیٰ احسن الخالقین ہیںاور انسان احسن التقویم

ہے۔یعنی کائنات میں جتنی بھی مخلوقات ہیان مخلوقات کا جوہر انسان ہے۔اور آدم کی فضیلت اسی بنیاد پر ہے کہ آدم آدمی سے ہٹ کر انسان ہے۔ لقد خلقناالانسان فی احسن تقویم ... ثم رددنہ اسفل سافلین ... ۔ اگر انسان اور آدم کو سامنے رکھ کر ہم صرف آدمی ہیںتو بھیڑ بکری، کتے بلی سے ہماری کوئی زیادہ حیثیت نہیں ہے۔ آدم کی حیثیت اس لئے برقرار ہے کہ آدم انسان بن سکتا ہے۔ انسان احسن تقویم ہے۔ آدمی احسن تقویم اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا ہے۔ آدم جو ہے وہ دوسری مخلوقات کی طرح ہے۔ کوئی آدمی چھ ارب کی آبادی میں اس بات سے انکار نہیں کرسکتا کہ ہر شخص اس دنیا میں پیدا ہوتا ہے۔ پیدائش کے بغیر انسان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ لیکن جب پیدا ہوجاتا ہے تو اس وقت اس کے بزرگ اس کا کوئی نام رکھ دیتے ہیں۔یہ بڑی ہی عجیب بات ہے کہ انسان گھٹتے بڑھتے جوان ہوتا ہے۔ پھر گھٹتے بڑھتے بوڑھا ہوتا ہے۔ اور ایک دن کا بچہ ستّر اسّی سال کا ہوجاتا ہے لیکن اس کے نام میںکسی قسم کی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ جبکہ یہاں جتنے بھی حضرات تشریف فرما ہیں جس عمر کے بھی ہیں اگر ان کو بتائے بغیر ان کے بچپن کی تصویر ایک دن کی یا دو دن کی دکھائی جائے تو چھ ارب آدمیوں میں سے ایک آدمی بھی اس بات کو بغیر بتئے تسلیم نہیں کرتا کہ یہ میرے بچپن کی تصویر ہے۔ یعنی بچپن اتنا زیادہ پردوں میں چھپ جاتا ہے کہ انسان اس کو خود نہیں پہچانتا۔ اسی طرح ایک بوڑھے آدمی کو سترہ اٹھارہ سال کی تصویر دکھائی جائے یکایک وہ بھی اپنی تصویر کو نہیں پہچانتا۔ سوال یہ ہے پیدائش کے بعد سے جب مسلسل انسان کے اندر تبدیلی ہوتی رہی تو اس کا نام اس کے ساتھ کیوں چپکا ہوا ہے۔ اس کے نام میں کیوں تبدیلی نہیں آتی۔اس کا جواب آپ سب لوگوں کو سوچنا ہے کہ جب انسان میں اتنی زیادہ تبدیلی ہوگئی کہ اس کی صورت شکل، قد کاٹھ ہر چیز تبدیل ہوگئی تو اس کا نام مثلاً میرا نام اگر عظیمی ہے میری تو ہر چیز تبدیل ہوگئی ہے نام کیوں تبدیل نہیں ہوا؟ سیدھی سی بات ہے اس میں آپ یہ کہہ دیں گے صاحب نام جو ہے وہ ایک شناخت کا ذریعہ ہے۔ لیکن پھر یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے اگر نام شناخت کا ذریعہ ہے تو بغیر کسی تصویر کے نام کیوں نہیں رکھا جاتا۔ اور تصویر اگر پہچان کا ذریعہ ہے تو تصویر کے رد و بدل کے ساتھ نام میں تبدیلی کیوں نہیں ہوتی؟ یہ ایک ایسا سوال ہے کہ اگر آپ غور و فکر کریں تو میرا خیال ہے اس کا جواب ہمیں نہیں ملتا۔ اب اس کے پیچھے ایک بات جو سوچنے سے ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ انسان کو اس کا نام شناخت کے لئے نام سے محدود کردیتا ہے۔ مثلاً ایک جمیل، جمیل ہزاروں ہوں گے۔لیکن وہ ہزاروں جمیل کی خصوصیات الگ الگ ہیں۔ان خصوصیات میں کتنی بھی ورائٹی ہو لیکن نام نے اس آدمی کو محدود کردیا ہے۔ اسی طرح بھیڑ کا بھی نام ہوتا ہے۔ اسی طرح بکری کا بھی نام ہوتا ہے۔ اسی طرح درخت کا بھی نام ہوتا ہے۔ تو نام کی یہ جو محدودیت ہے یہ آدمیوں میں ہی نہیں تمام مخلوقات میں ہے۔ لیکن جب آدمی سے کوئی انسان بن جاتا ہے تو اس کا کوئی نام نہیں ہوتا۔ وہ

لامحدودیت کے دائرے میں داخل ہوجاتا ہے۔ جب تک آدم آدم رہتا ہے وہ کشش
ثقل میں بند رہتا ہے، محدود رہتا ہے۔ اور جب آدم سے کوئی آدمی انسان بن
جاتا ہے تو اس کے اوپر سے محدودیت ٹوٹ جاتی ہے۔ اور وہ لامحدود دنیا میں
سفر کرتا ہے۔ زمین کے باہر بھی سفر کرتا ہے۔ زمین کے اندر بھی دیکھ سکتا
ہے۔ اور دوسری تمام مخلوق سے ممتاز ہوجاتا ہے۔ آج کی یہ تقریب کہہ لیجئے
یا اظہار تشکر کہہ لیجئے ۔ آپ سب حضرات پتہ نہیں کہاں کہاں سے دور دراز
سے تشریف لائے تو میں آج کے دن آپ کو یہ پیغام پہنچانا چاہتا ہوں کہ جتنے بھی
حضرات خواتین یہاں تشریف فرما ہیں اس بات پر تفکر کریں کہ جب انسان کی
ہر شئے بدل جاتی ہے تو نام کیسے ایک رہ سکتا ہے؟ آپ حضرات اپنے گھروں
میں جائیں اس پہ بہت غور و فکر کریں ۔ آپس میں ایک دوسرے سے اظہار خیال
کریں ، ڈسکشن کریں ۔ یہ بات بظاہر آپ کو بہت چھوٹی سی نظر آرہی ہے
لیکن یہ چھوٹی بات نہیں ہے ۔ اگر آپ اس پر غور و فکر فرمائیں تو انشاء اللہ
آپ کے ذہن میں بہت سارے دریچے کھلیں گے ، بہت سارے حقائق کا آپ کے اوپر
انکشاف ہوگا ۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خوش رکھے۔ آپ میرے لئے اتنے دور دراز
سے تشریف لائے ہیں میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی
مبارک کرے اور میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جس مقصد کے لئے
اس دنیا میں پیدا فرمایا تھا پیدائش کے وقت جس طرح کسی کو معلوم نہیں ہوتا
کسی انسان کی پیدا ئش کا کیا مقصد ہے مجھے بھی اس کا کوئی علم نہیں تھا۔
اللہ تعالیٰ نے میرے اوپر فضل کیا ، مجھے میرے مرشد سے ملایا ۔ مرشد کی
تعلیمات سے، مرشد کی محبت سے مجھے یہ سراغ ملا کہ میری پیدائش کا مقصد
یہ تھا کہ میں اللہ کی مخلوق کی خدمت کروں ، اللہ کی مخلوق کے کام آؤں،
اللہ کی نشانیوں میں اللہ کو ڈھونڈوں، تلاش کروں ۔ الحمد للہ! جتنا میرا مقدر ،
نصیب تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے اس میں باسعادت بنایا۔ میری آپ سے بھی یہ دعا و
درخواست ہے کہ اللہ کو اگر آپ نے ڈھونڈنا ہے ، اللہ کو اگر آپ نے تلاش کرنا ہے
تو آدمیت کے دائرے سے نکل کر انسانیت کے دائرے میں داخل ہوجائیں۔جب تک
کوئی آدمی انسان نہیں بنتا وہ احسن تقویم نہیں ہوتا۔ جب تک آدمی، آدمی رہتا
ہے وہ دوسری مخلوق کی برابری تو کرسکتا ہے لیکن دوسری مخلوق سے
مشرف نہیں ہوسکتا۔ آپ کو آج کا دن مبارک ہو۔اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت
فرمائے۔ آپ کو اپنی راہ میں چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے اندر تفکر
اور سوچ اور سمجھ کا جذبہ عطا فرمائے ۔ آپ حضرات کی تشریف آوری کا بہت
بہت شکریہ ۔ خدا حافظ۔